قومی بھارت

رما کانت رتھ جدید دور کا دیو تھا: مادھو کوشک

ساہتیہ اکادمی نے رما کانت رتھ کی یاد میں ایک خراج عقیدت اجلاس منعقد کیا

نئی دہلی (قومی بھارت) ساہتیہ اکادمی نے آج اوڈیا کے ممتاز شاعر، سابق صدر اور اکادمی کے ممتاز رکن رما کانت رتھ کی یاد میں ایک خراج عقیدت اجلاس کا اہتمام کیا۔ اکادمی کے صدر مادھو کوشک نے انہیں جدید دور کے دیو کے طور پر یاد کرتے ہوئے کہا کہ انہیں نہ صرف سری رادھا کتاب کے نقطہ نظر سے دیکھا جانا چاہیے بلکہ دوسرے شعری مجموعوں کے نقطہ نظر سے بھی دیکھا جانا چاہیے کیونکہ وہ بھی اہم ہیں اور بدلتے ہوئے ہندوستان کے تناؤ کا احاطہ کرتے ہیں۔ وہ جدید ہندوستانی شاعری کا معراج تھا۔ ساہتیہ اکادمی کے سکریٹری کے سرینواس راؤ نے انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اڈیشہ کا ادبی منظرنامہ ان کے ذریعہ تخلیق کیا گیا تھا، ان کے افکار اور علم سے نہ صرف پورے ملک کے قارئین بلکہ ساہتیہ اکادمی نے بھی استفادہ کیا۔ ان کی بیٹی شیلا رتھ نے انہیں اپنے والد یعنی بابا کے طور پر یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ ساہتیہ اکادمی سے طویل عرصے سے وابستہ ہیں اور اس کے لیے بہت محنت کی ہے۔ وہ ہمیشہ نوجوان نسل کو آگے لے جانے کی فکر میں رہتے تھے۔ شانتنو جی نے انہیں اپنے اسکول کے دوست کے طور پر یاد کیا اور کہا کہ کتاب شری رادھا نے ان کی شخصیت کو مکمل کیا۔ ملاشری لال نے کہا کہ گیتا گووند کی رادھا کے مقابلے ان کی رادھا زیادہ انسانی سوچ کے ساتھ ہمارے سامنے آتی ہے۔ اپنی نظموں کے ہندی ترجمے پر گفتگو کرتے ہوئے سکریتا پال کمار نے کہا کہ اوڈیا شاعری کی موسیقی کے لہجے کو اس زبان میں ترجمہ میں بھی محسوس کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شری رادھا کے ذریعے انہوں نے روایتی سوچ کو جدیدیت کی شکل میں پیش کیا۔ موت کے کئی حوالوں کے باوجود ان کی نظمیں زندگی سے متعلق تھیں اور ان کی فلسفیانہ نوعیت انہیں مزید اہمیت دیتی ہے۔ گور ہری داس نے موت سے متعلق اپنی نظموں پر تنقیدی نظریہ پیش کیا اور کہا کہ انہوں نے سچائی سے متعلق اپنے تجربات کو اپنے تجربے سے شیئر کیا۔ جب تک اوڈیا زبان موجود ہے، ان کی نظمیں موجود رہیں گی۔ جتن کمار داس اپنی زبان اور اس میں استعمال ہونے والی علامتوں پر بحث کرتے ہوئے انہیں انتہائی اہم اور قابل ذکر قرار دیتے ہیں۔ پرجاستی تھی نے کہا کہ اسکول کے دنوں میں سری رادھا ہر جگہ پڑھی جاتی تھی اور نوجوانوں میں بہت مقبول تھی۔ ان کی نظموں کا نوجوانوں پر بڑا اثر تھا۔ اپنی ذاتی زندگی میں وہ بہت مزاحیہ نوعیت کے تھے۔ سمبیت ستپتھی نے انہیں پورے ہندوستان کے ایک اہم شاعر کے طور پر یاد کیا اور خاص طور پر ان کے شعری مجموعے شری پلانگ کے بارے میں بات کی اور کہا کہ وہ ہندوستان میں ڈرامائی اور طویل نظموں کے باپ تھے۔